۱۳۔ مرغِ اسیر کی نصیحت

پنڈت دیا شنکر نسیمؔ

پہلی بات: ایک شکاری نے خرگوش پکڑا۔ اتنے میں اُسے جھاڑیوں میں دوسرا خرگوش نظر آیا۔ اسے دیکھ کر شکاری کا دل للچایا اور اُس نے دوسرے خرگوش کو بھی پکڑنا چاہا۔ اس لالچ میں اُس کے ہاتھ سے پہلا خرگوش بھی چھوٹ گیا۔

سچ کہتے ہیں لالچ بُری بلا ہے۔ بزرگوں نے کہا ہے جو سارے کا لالچ کرتا ہے، وہ آدھے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ اسی خیال کو ذیل کی نظم میں بیان کیا گیا ہے۔

جان پہچان: پنڈت دیا شنکر نسیمؔ ۱۸۱۱ء میں لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام گنگا پرشاد کول تھا۔ نسیمؔ نے اُردو اور فارسی میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور اپنے زمانے کے مشہور شاعر خواجہ حیدر علی آتشؔ کی شاگردی اختیار کی۔ نسیمؔ نے مثنوی کے علاوہ غزل اور دیگر اصناف میں بھی طبع آزمائی کی۔ 'گلزارِ نسیم' ان کی مشہور مثنوی ہے جس سے ذیل کی نظم لی گئی ہے۔ ۱۸۴۳ء میں بتیس سال کی عمر میں ان کا انتقال ہو گیا۔

اک مرغ ہوا اسیرِ صیّاد — دانا تھا وہ طائرِ چمن زاد
بولا ، جب اُس نے باندھے بازو — کھلتا نہیں کس طمع پہ ہے تو
بیچا ، تو ٹکے کا جانور ہوں — گر ذبح کیا ، تو مُشتِ پَر ہوں
پالا ، تو مفارقت ہے انجام — دانا ہو ، تو مجھ سے لے مرے دام
بازو میں نہ تو مرے گرہ باندھ — سمجھاؤں جو پند ، اُسے گرہ باندھ
سن ، کوئی ہزار کچھ سنائے — کیجے وہی جو سمجھ میں آئے
قابو ہو ، تو کیجیے نہ غفلت — عاجز ہو ، تو ہاریے نہ ہمّت
آتا ہو ، تو ہاتھ سے نہ دیجے — جاتا ہو ، تو اُس کا غم نہ کیجے
طائر کے یہ سن کلام ، صیّاد — بِن داموں ہوا غلام ، صیّاد
بازو کے جو بند کھول ڈالے — طائر نے تڑپ کے پر نکالے
اک شاخ پہ جا ، چہک کے بولا — کیوں ، پَر مرا کیا سمجھ کے کھولا ؟
ہمّت نے مری ، مجھے اُڑایا — غفلت نے تری ، مجھے چھُڑایا
دولت نہ نصیب میں تھی تیرے — تھا لعل نہاں شِکم میں میرے
دے کر صیّاد نے دلاسا — چاہا ، پھر کچھ لگائے لاسا
بولا وہ کہ دیکھ کر گیا جعل — طائر بھی کہیں نگلتے ہیں لعل

اربابِ غَرَض کی بات سن کر
کر لیجیے یک بہ یک نہ باوَر

خلاصۂ کلام : ایک دفعہ ایک پرندہ شکاری کے جال میں پھنس گیا۔ اس نے نکلنے کی خوب تدبیریں کیں مگر کامیاب نہ ہوا۔ آخر اس پرندے نے اپنی باتوں سے شکاری کا دل جیت لیا۔ اس نے شکاری سے کہا کہ تو نے مجھے قید تو کرلیا مگر تو مجھے بیچ پائے گا نہ ذبح کر پائے گا کیوں کہ میں بہت چھوٹا ہوں، میں مٹھی بھر پروں والا ہوں، مجھ میں گوشت وغیرہ تجھے نہیں ملے گا۔ پھر پرندے نے شکاری کو کچھ نصیحتیں کیں جن کوسن کر شکاری کا دل پسیج گیا اور اس نے پرندے کے پَر کھول دیے۔ پرندے کے پَر کھلتے ہی وہ اُڑ کر درخت کی شاخ پر جا بیٹھا اور کہنے لگا کہ غرض مندوں کی باتوں پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے۔ دیکھ لے میرے پیٹ میں ایک قیمتی لعل ہے۔ اسے حاصل کرنے سے تو محروم رہا۔ بعد میں شکاری نے اسے دوبارہ پکڑنا چاہا مگر وہ پرندہ اس کے ہاتھ نہ آیا۔

معنی و اشارات

مرغ	-	پرندہ
اسیر	-	قیدی
صیّاد	-	شکاری، چڑی مار
دانا	-	جاننے والا، چالاک
چمن زاد	-	چمن میں پیدا ہونے والا
طمع	-	لالچ
ٹکے کا	-	بہت سستا
مشتِ پَر	-	تھوڑے سے پر مراد ذرا سی جان
مفارقت	-	جدائی
گرہ	-	گانٹھ
گرہ باندھنا	-	اچھی طرح یاد کرلینا
عاجز	-	بے بس، کمزور
ہاتھ سے دینا	-	کھودینا
غلام ہونا	-	خود کو کسی کے حوالے کردینا
لعل	-	سرخ رنگ کا ہیرا
شکم	-	پیٹ
لاسا لگانا	-	پرندوں کو پکڑنے کے لیے پھندا لگانا۔ مراد لالچ دینا
جُل کرنا	-	دھوکا دینا
اربابِ غرض	-	غرض مند، ضرورت مند
باور کرنا	-	یقین کرنا

مشق

✤ **ایک جملے میں جواب لکھیے :**

۱۔ پنڈت دیا شنکر نسیم کی مثنوی کا نام لکھیے۔
۲۔ پنڈت دیا شنکر کے اُستاد کا نام کیا تھا؟
۳۔ گرفتار ہونے والا پرندہ کیسا تھا؟
۴۔ عاجز ہوجانے پر ہمیں کیا نہیں کرنا چاہیے؟
۵۔ پرندے کے بازو کھلتے ہی کیا ہوا؟
۶۔ کس کی غفلت نے پرندے کو چھڑایا؟
۷۔ کس کی بات پر فوراً یقین نہیں کرنا چاہیے؟

✤ **مختصر جواب لکھیے :**

۱۔ پرندے نے اپنے بارے میں صیّاد کو کیا بتایا؟
۲۔ پرندے نے صیّاد کو کیا نصیحت کی؟

وسعت میرے بیان کی

✤ **درج ذیل شعر کا مطلب بیان کیجیے:**

آتا ہو ، تو ہاتھ سے نہ دیجے
جاتا ہو ، تو اُس کا غم نہ کیجے

✤ **غور کرکے بتائیے:**

پرندے کو دوبارہ پکڑنے کے لیے صیّاد نے کیا کیا ہوگا؟

✤ **دیے ہوئے جملوں کو مناسب محاوروں کے ساتھ جوڑیے:**

ا۔	گرہ میں باندھنا	ا۔	آپ کے بے شمار احسانات نے ہمیں خرید لیا ہے۔
۲۔	بے دام کا غلام	۲۔	اپنا کام نکالنے کے لیے اس نے بہت لالچ دی۔
۳۔	لاسا لگانا	۳۔	ہمیں اپنے بزرگوں کی نصیحت کو یادرکھنا چاہیے۔

عکس - برعکس

✤ **دیے ہوئے لفظوں کی ضد نظم میں تلاش کیجیے:**

ناداں ، آغاز ، خوشی ، آزاد ، عیاں

زورِ قلم

’اگر میں پرندہ ہوتا‘ عنوان پر پندرہ سطروں کا ایک مضمون لکھیے۔

سرگرمی/منصوبہ:

ا۔ عام معلومات مقابلے کی تیاری کے لیے اپنی جماعت کے ساتھیوں سے بات چیت کیجیے۔

۲۔ اقبالؔ کی نظم ’پرندے کی فریاد‘ تلاش کرکے اپنی بیاض میں لکھیے اور جماعت میں سنائیے۔

رُوبرُو

درج ذیل سوالوں کی مدد سے اپنے کسی استاد کے ساتھ انٹرویو کا اہتمام کیجیے۔طلبہ اپنے طور پر بھی مزید سوالات بنا سکتے ہیں۔

ا۔ اپنی زندگی کے ابتدائی حالات کے بارے میں کچھ بتائیے۔

۲۔ آپ نے تعلیمی میدان میں ترقی کس طرح کی؟

۳۔ ہر شخص بچپن میں کچھ خواب ضرور دیکھتا ہے۔آپ نے بھی بڑا ہوکر کچھ بننے کی تمنا کی ہوگی۔کیا وہ خواب پورے ہوئے؟

۴۔ تعلیم کا کیا مقصد ہے؟

۵۔ طلبہ کو تعلیم وتربیت کے ذریعے سنوارتے ہوئے آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟

۶۔ آپ کا پسندیدہ کھیل کون سا ہے؟

۷۔ آپ نے درس وتدریس کا پیشہ کیوں اختیار کیا؟

۸۔ آپ کی نظر میں ایک مثالی طالب علم کیسا ہونا چاہیے؟

۹۔ آپ کی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ یا لمحہ جسے آپ کبھی نہ بھول پائیں گے۔

۱۰۔ آپ اپنے طلبہ کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

بول چال

یہ کہاوتیں کب استعمال کی جاتی ہیں؟

ا۔ نو سو چوہے کھاکے بلی حج کو چلی۔

(طنز کرتے وقت/خوشامد کرتے وقت/نصیحت کرتے وقت)

۲۔ گھر کی مرغی دال برابر

(نصیحت کے لیے/تعریف کے لیے/ بے قدری کا اظہار کرنے کے لیے)

۳۔ اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے۔

(جب کوئی اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام کرے/ جب کوئی ہر کام کو ناممکن قرار دے/ جب کوئی کمزور اپنے گھر میں خود کو طاقتور سمجھے)